ہفت روزہ دی انڈین مسلم ٹائمز

Rs.2/-

بمبئی و اطراف کے مسلمانوں کی دینی و مذہبی سرگرمیوں کے ساتھ مختلف اسلامی معلومات سے بھرپور اہل سنت کی نمائندگی کرنے والا اپنی نوعیت کا واحد اخبار

جلد ۲۷ ☆ شمارہ ۵۲ ☆ ۱۹/جون تا ۲۵/جون ۲۰۲۳ء بمطابق ۲۹/ذی القعدہ تا ۶/ذی الحجہ ۱۴۴۴ھ

کلام اللہ جل جلالہ

اور دین نکال کر، اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے، (سورۂ نساء: آیت نمبر ۱۲)

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”تم میں سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن (پڑھنا اور اس کے رموز و اسرار اور مسائل) سیکھے اور سکھائے“ اور ایک روایت میں ان ہی سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ”بے شک تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔“

فلم اجمیر ۹۲ کے خلاف درگاہ اعلیٰحضرت بریلی شریف کے علماء و مشائخ نے کھولا مورچہ

فلم اجمیر ۹۲ میں حضور غریب نواز کی نسبت جوڑنے پر درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے علماء و مشائخ نے کھولا مورچہ کہا ذرہ برابر بھی گستاخی برداشت نہیں: رضا اکیڈمی

ساڑھے آٹھ سو برس سے غریب نواز کی دلوں پر حکومت قائم ہے ظلم اور نفرت کے اقتدار کی عمر بہت چھوٹی ہوتی ہے: علمائے بریلی

یوپی: بریلی شریف ۱۳/جون ۲۰۲۳ء اجمیر ۹۲ مووی کے خلاف رضا اکیڈمی کی مہم کی حمایت کرتے ہوئے بریلی شریف کے علمائے اہلسنت نے حکومت سے اس مووی پر پابندی کا پرزور مطالبہ کیا انہوں نے کہا کہ اس وقت ملک میں نفرت کی ہوا بڑی تیزی سے چلائی جا رہی اس کی ابتداء شر پسند عناصر ملک میں امن و شانتی کے دشمن جاہل گنوار ان پڑھ ملک عزیز سے زیادہ کرسی عزیز رکھنے کے فراق میں سرگرداں رہتے ہیں۔ سیاسی سماجی ملکی مذہبی جرائم میں ملوث سیاسی غنڈوں نے نفرت کا بازار گرم کر رکھا ہے۔ جس سے بظاہر الیکشن میں ان کو اس کا بھرپور فائدہ ملے وہ ملک دشمن ذہن و فکر کے حامل ناک تک انگنت جرائم کے تالاب میں ڈوبے ہوئے انتخاب جیت کر قانون ساز اداروں میں جانے میں کامیاب ہو گئے اس کے بعد نفرت کے ایک سے ایک سوداگر میدان میں آ گئے نفرت کی دکان کھول کر حکومت کی ناک کے نیچے کھلے عام ظلم تشدد نفرت کا سودا بیچ کر ملک کی خوشگوار فضا کو زہر آلود کرنے میں کسی حد تک کامیاب ہو گئے اسی روش پر تاجر سے لیکر فلمساز اور پروڈیوسر بھی میدان میں کود پڑے ہیں ایک دوسرے پر سبقت لینے کے لئے پروڈیوسر وڈائریکٹر اس وقت جی جان سے مسلمانوں کے خلاف فلموں کے ذریعے نفرت کی دیوار کھڑی کر رہے ہیں کبھی کشمیر فائلز تو کبھی کیرالا اسٹوری اب اجمیر ۹۲ اور ۷۲/حوریں اس بات کی طرف اشارہ کر رہی ہیں کہ یہ سب منظم پلاننگ کے ساتھ مسلمانوں کو نشانہ بنانے کے لئے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے جبکہ ان کہانیوں کا حقیقت سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہے کسی بھی طرح سے مسلمانوں کے خلاف اکثریتی فرقہ کو مشتعل کرا کے فساد برپا کرنا تاکہ ۲۰۲۴ء میں ایک مخصوص پارٹی کو فائدہ ہو

اس طرح کے خیالات کا اظہار درگاہ اعلیٰ حضرت سے متصل واقع نوری مہمان خانے میں فلم اجمیر ۹۲ کے تعلق سے منعقدہ احتجاجی میٹنگ میں شریک علماء و دانشوروں نے اپنا اظہار خیال کیا ہے

یاد رہے کہ متنازع فلم اجمیر ۹۲/جس میں کھلے طور پر ایک حادثہ پر درگاہ سلطان الہند حضرت غریب نواز و سلسلہ چشتیہ کو جوڑ کر دکھانا ہے تاکہ اکثریتی فرقہ مسلمانوں کے خلاف اٹھ کھڑا ہو

مذکورہ احتجاجی میٹنگ کی صدارت کرتے ہوئے رضا اکیڈمی کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے کہا کہ ملک دشمن عناصر طبقہ بھرپور کوشش میں مصروف ہے کہ کسی طرح سے مسلمانوں کو مشتعل کر کے سڑکوں پر لایا جائے اسی لئے آج کل نفرت پیدا کرنے کی غرض سے جھوٹی کہانیاں گڑھ کر فلموں کا سہارا لیا جا رہا ہے جس کا ثبوت حالیہ چند مہینوں میں آنے والی کئی متنازع فلمیں ہیں جس میں یہ بتانے کی ناپاک کوشش کی جا رہی ہے کہ مسلمانوں نے اپنے دور اقتدار میں کس طرح سے ہندوؤں کو نشانہ بنایا ہے جبکہ ملک کا پڑھا لکھا طبقہ بخوبی واقف ہے کہ مسلم حکمرانوں نے کبھی بھی غیر مسلموں کے حقوق کے تحفظ میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہے ان کے مذہبی مراکز کو نشانہ نہیں بنایا پر افسوس تاریخ سے نابلد آج کے سنگھی نظریات کے حامی افراد جھوٹی کہانیاں بنا کر مسلم قوم کو ایذا پہنچا رہے ہیں ان کی عبادت گاہوں پر دھاوا بول کر مسمار کر رہے ہیں

صوفیاء کرام کی پاکیزہ شبیہہ کو داغدار کر کے ان کے آستانوں کو لینڈ جہاد کا نام دے رہے ہیں جو سماج کیلئے نہایت ہی خطرناک ہے

حضرت نوری صاحب نے کہا کہ فلم اجمیر ۹۲ میں جس طرح سے حضرت خواجہ غریب نواز و سلسلہ چشتیہ کی توہین کی گئی ہے وہ ناقابل برداشت ہے ہمارا روحانی رشتہ صدیوں سے حضرت خواجہ غریب نواز سمیت تمام بزرگان دین سے ہے ہم ادنی سی توہین بھی اپنے بزرگوں کی برداشت نہیں کریں گے اس لئے ہم کھل کر احتجاج کرتے ہیں کہ فلم سے درگاہ خواجہ صاحب و سلسلہ چشت کو نکالا جائے ورنہ ہم ملک گیر سطح پر قانونی دائرے میں رہتے ہوئے شدت سے احتجاج کریں گے

حضرت سلطان الہند کا آستانہ امن و سلامتی کا گہوارہ ہے کروڑوں ہندو مسلم سکھ عیسائی کیلئے روحانی سکون کا باعث ہے اس گنبد کی جانب اٹھنے والی کسی بھی سازش کو منہ توڑ جواب مشترکہ طور پر تمام مذاہب کے عقیدت مند دیں گے

نائب صدر آل انڈیا سنی جمعیۃ العلماء حضرت سعید نوری صاحب نے پرزور طریقہ سے اپنی بات رکھتے ہوئے کہا کہ سلسلہ چشت کے ماننے والے برصغیر میں پائے جاتے ہیں لیکن افسوس اب تک اس گستاخی کے خلاف سخت ایکشن دیکھنے کو نہیں ملا جبکہ ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ خانقاہوں کے سجادگان بیک وقت میدان میں آ کر ملک کے وزیر اعظم سے ملاقات کرتے اور انہیں بتاتے کہ سلطان الہند کا آستانہ پوری دنیا میں ہندوستان کی شان و شوکت کو بیان کرتا ہے آپ سے پہلے وزیر اعظم اور خود آپ بھی اپنی طرف سے عقیدت و محبت کی چادر بارگاہ غریب نواز میں پیش کرتے ہیں آخر وہ تشدد پسند لوگ کون ہیں جو آپ سب کی عقیدت کو مجروح کر کے غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کے تقدس کو پامال کر رہے ہیں انہیں سلاخوں کے پیچھے ڈالا جائے

ایسے فلم سازوں کے خلاف سخت کارروائی ہو دار الافتا منظر اسلام بریلی شریف کے صدر مفتی حضرت مولانا سید کفیل احمد مولانا ایوب خان قادری استاذ دار العلوم منظر اسلام، مفتی عبد الرحمان دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف مولانا محمد اختر رضوی منظر اسلام، مولانا محمد معین الدین خان دار العلوم منظر اسلام بریلی شریف مولانا محمد جمیل خان منظر اسلام مولانا خورشید عالم رضوی خطیب و امام جامع مسجد قلع بریلی مولانا محمد عقیل اختر قادری رضوی دار العلوم مظہر اسلام سٹی بریلی محمد انور جاوید رضوی دار العلوم مظہر اسلام مولانا محمد حبیب الرحمن رضوی دار العلوم مظہر اسلام سٹی بریلی مولانا مبین الاسلام قادری مفتی شیخ صدام حسین قادری رضوی دار الافتا بریلی شریف مولانا محمد ناظم الدین مدرس جامعہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف مولانا محمد عباس رضوی مبلغ تحریک درود و سلام مولانا ابرار الحق رحمانی درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف

صوفیاء کا مشن محبت ہے ہم کسی بھی صورت ملک میں نفرت کی آگ بھڑکنے نہیں دینگے: الحاج محمد سعید نوری

فلم اجمیر ۹۲ کے خلاف رضا اکیڈمی ایک انچ بھی پیچھے ہٹنے کو تیار نہیں اجمیر کمشنر سی آر مینا سے رضا اکیڈمی کی دوٹوک بات

ملک میں متنازع فلم اجمیر ۹۲/کی شور بڑی تیزی سی سنائی دے رہی ہے یہاں تک کہ متعصب میڈیا اسے مذہبی رنگ دینے میں مصروف ہے تاکہ اس مووی کے ذریعے ایک مرتبہ پھر ہندو مسلم کر کے منتخبہ پارٹی کو فائدہ پہنچایا جائے

حالانکہ امن پسند طبقہ اس بات سے بخوبی واقف ہے کہ چند اوباش قسم کے لوگ اپنی سستی شہرت کیلئے مذہبی پیشواؤں پر تنقید کر کے ذلت و رسوائی کا سبب بنتے ہیں انہیں رسوائے زمانہ لوگوں میں آج کل کچھ فلم پروڈیوسر اور ڈائریکٹر بھی ہیں جنہیں مذہبی منافرت پھیلانے کی بیماری لگی ہے

ایسے ہی مذکورہ فلم اجمیر ۹۲/کے پروڈیوسر وڈائیریکٹر ہیں جنہوں نے مذکورہ فلم میں جھوٹ کا سہارا لیکر سلطان الہند حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کی درگاہ کو نشانہ بنایا ہے اور ساتھ ہی آپ سے منسوب سلسلہ چشتیہ پر بھی بکواسیں کی ہے جس پر ملک کی تمام تنظیمیں اور صوفیاء کرام کی خانقاہوں میں اضطراب کی کیفیت پیدا ہوئی ہے

اجمیر ۹۲/مووی کے خلاف رضا اکیڈمی کی شروع ہوئی ممبئی سے لڑائی اب اجمیر شریف پہنچ گئی ہے جہاں خود تنظیم کے بانی و سربراہ قائد ملت الحاج محمد سعید نوری صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ خیمہ زن ہیں اور مسلسل راجستھان پرساشن سے مل کر آنے والی فلم کے نقصانات سے آگاہ کر رہے

بتاریخ ۸/جون کو ایک بار پھر حضرت نوری صاحب اپنی ٹیم کے ساتھ کلکٹر ہاؤس پہنچے جہاں دیکھتے ہی میڈیا نے آپ کو گھیر لیا

الیکٹرانک میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے حضرت الحاج محمد سعید نوری صاحب نے صاف لفظوں میں کہا کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ ہندوستان کی شان ہیں ان کی پاکیزہ کردار و عمل پر حملہ کرنا ہندوستان پر حملہ کرنے کے مترادف ہے کیونکہ زمانہ قدیم سے وزرائے اعظم ہند اپنی طرف سے عرس پر چادریں پیش کرتے رہے ہیں ظاہر سی بات ہے کہ جس کا گفتار و کردار پاک و صاف ہوگا اسے ہی محبتوں کا نذرانہ عقیدت پیش کیا جائے گا اور خواجہ صاحب کی ذات وہ ذات ہے جنکی پاکیزہ تعلیمات سے متاثر ہو کر ہزاروں لوگ مشرف باسلام ہو گئے

یہی باتیں کچھ نفرتی ٹولہ کو پسند نہیں جس پر وہ اولیاء کرام کی شان میں گستاخی پر اتر آتے ہیں

حضرت نوری صاحب نے واضح کیا کہ فلم سے ہمارا کچھ لینا دینا نہیں ہے لیکن کسی فلم یا سیریل میں ہمارے مذہبی پیشواؤں کی توہین کی گئی تو رضا اکیڈمی ہرگز خاموش نہیں بیٹھے گی ہم ہر صورت میں ایسے توہین کرنے والوں کو قانونی شکل میں سبق سکھا کر دم لیں گے

رضا اکیڈمی کے سربراہ نے نہایت ہی پرجلال لہجے میں کہا کہ فلموں کے ذریعے ملک میں نفرت بند کی جائے ورنہ نقصان کسی ایک ذات کا نہیں پورے ملک کا ہوگا

ٹیم کے رکن شریف ملت حضرت مولانا ولی اللہ شریفی صاحب نے کہا کہ ہمارے دیش کو فرقہ پرستوں نے کھوکھلا کر دیا ہے کبھی مدرسوں پر نشانہ تو کبھی لو جہاد اب سیدھے طور پر مینار ہندوستان حضرت غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ کو نشانہ بنایا جا رہا ہے جس سے صاف ظاہر ہے کہ کچھ لوگوں کو حضرت خواجہ غریب نواز کے آستانے کی مقبولیت ہضم نہیں ہو رہی ہے وہ کسی نہ کسی طرح صوفی ازم کو سب سے بڑا دشمن جانتے ہیں

حضرت مولانا امان اللہ رضا و مولانا محمد عباس رضوی نے واضح پیغام دیا کہ عظمت غریب نواز قدس سرہ پر ہم کوئی بھی سمجھوتہ نہیں کریں گے جو مجرم ہے اسے سزا دو مگر مجرم کا تعلق اس کے مذہب سے جوڑ کر دکھانا احمقانہ حرکت ہے

ہم ہرگز ہرگز اپنے بزرگوں کی شان میں گستاخی برداشت نہیں کریں گے اس باتوں پر مشتمل میمورنڈم اجمیر شہر کے ڈسٹرکٹ کمشنر سی آر مینا سے ملا اور مطالبہ کیا کہ شہر و مضافات کے جو علاقائی یوٹیوب چینل ہیں ان پر گہری نظر رکھی جائے ایسے سیکڑوں گلی چینل والے رات دن چیخ چیخ کر اجمیر ۹۲ حادثہ کو درگاہ خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے جوڑ کر ملک میں فساد برپا کرنا چاہتے ہیں قائد محترم کی باتیں سنکر کمشنر سی آر مینا نے کہا کہ خواجہ صاحب سے ہم دلی محبت کرتے ہیں جو بھی آستانہ عالیہ کو بدنام کرے گا اس پر کاروائی کی جائے گی ساتھ میں مولانا رضی اللہ شریفی حافظ جنید رضا رشیدی وغیرہ موجود تھے

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی

اداریہ

گھر کا ماحول!.....

ایک خاتون کہتی ہیں کہ میں ایک بار میں اپنی ایک پرانی دوست کو ملنے اس کے گھر گئی۔ میری وہ دوست مجھے بہت چاہ سے ملی اور خوشی کا اظہار کیا۔ ہم دونوں کافی عرصہ بعد ایک دوسرے سے مل کر بہت خوشی محسوس کر رہی تھیں۔ کچھ دیر ان کے گھر بیٹھنے کے بعد ان کی ایک چھوٹی بیٹی آئی اور کہنے لگی: امی امی! کیا ہم آج جنت میں گھر نہیں بنائیں گے؟ میں نے پہلے تو اسے سنا ان سنا کردیا مگر وہ بچی بار بار وقفے وقفے سے اپنی امی سے یہ بات پوچھنے لگی حتی کہ اس کی دوسری بہن بھی جو اس سے کچھ بڑی تھی آگئی اور اس نے بھی یہی سوال کیا تب ان کی ماں نے بچوں کا اصرار اور میرے چہرے پر ظاہر ہونے والی اجنبیت کو اچھی طرح بھانپ لیا تو بولیں: کیا تم دیکھنا چاہتی ہو کہ یہ بچے کیا کہہ رہے ہیں اور کس طرح یہ جنت میں گھر بناتے ہیں؟ میں نے کہا بالکل، کیوں نہیں۔ میں تو ضرور دیکھنا چاہوں گی۔ چنانچہ پھر وہ خاتون ایک چٹائی پر بیٹھ گئیں اور اس کے بچے اور بچیاں جو چار پانچ سال سے لے کر دس بارہ سال تک کے تھے سب اس کے اردگرد بیٹھ گئے۔ پھر ان کی ماں نے پوچھا: ہاں بھائی اب ہم جنت میں گھر بنائیں؟ سب بچوں نے بیک زبان ہوکر کہا: جی۔ چنانچہ پھر ان کی ماں نے اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے کے بعد سورۃ الاخلاص پڑھنا شروع کیا اور بچے بھی اپنی ماں کے ساتھ ساتھ وہی سورۃ الاخلاص دھرانے لگے اور دس بار انہوں نے یہ سورۃ الاخلاص پڑھ لی پھر ان کی ماں اپنے بچوں سے بولی: اب یہ بتاؤ کہ اپنے اپنے اس محل میں کوئی خزانہ بھی رکھنا چاہتے ہو؟ سب بچوں نے کہا: ہاں تو پھر ماں نے لاحول ولاقوۃ الا باللہ پڑھنا شروع کیا اور بچے بھی اپنی ماں کے ساتھ یہی کلمات دھرانے لگے۔ پھر ماں نے پوچھا: ہاں تو اب تم یہ چاہتے ہو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہاری بات کا جواب بھی دیں؟ اور پھر تم قیامت کے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھوں سے حوض کوثر سے پیو اور پھر تمہیں کبھی پیاس بھی نہ لگے؟ سب بچوں نے پھر جواب ہاں میں دیا تو اب ماں نے دورد شریف پڑھنا شروع کیا اور بچے بھی اپنی ماں کے ساتھ درود شریف پڑھنے لگے۔ پھر انہوں نے کچھ دیر سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور لا الہ الا اللہ کا بھی ورد کیا۔ آخر میں ان کی ماں نے کہا: ٹھیک ہے بچو۔ آج جنت میں گھر بنانے کا کام پورا۔ اب جاؤ اور اپنا اپنا کام کرو شاباش۔ مہمان خاتون یہ سب کچھ حیرت انگیز نظروں سے دیکھتی رہی۔ جب وہ اس عمل سے فارغ ہوگئیں تو میزبان خاتون کہنے لگی: دیکھیں یہ تو آپ بھی جانتی ہیں کہ سب بچے یہ چاہتے ہیں کہ وہ کچھ دیر اپنی ماں کے ساتھ بیٹھیں اور اپنی ماں سے کچھ سنیں اور دل بہلائیں۔ چونکہ ہمارے یہ بچے آج کل کارٹون وغیرہ بھی دیکھتے ہیں اور اس میں یہ دیکھتے ہیں کہ کس طرح کارٹون کے کردار اپنا کر اپنا گھر بناتے ہیں اور اس میں اپنے لیے خزانے بھی جمع کرتے ہیں تو میں نے چاہا کہ کیوں نہ میں اپنے بچوں کا یہ شوق بھی پورا کروں اور ان کے لیے اچھی تربیت بھی ہوجائے جو نہ صرف ان کی دنیا کو خوشگوار بنائے بلکہ ان کی آخرت کو بھی سنوار دے۔ بس یہی سوچ تھی جس کے نتیجے میں اللہ تعالی نے میرے دل میں یہ ترکیب ڈال دی اور اس کا اثر تم نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔ وہ مہمان خاتون یہ سب دیکھ کر عزم کر کے اٹھی کہ وہ بھی اپنے گھر میں ایسا ماحول بنائے گی۔۔۔۔۔ کیوں کہ بچے پال لینا کمال نہیں۔۔۔۔۔۔ بچے تو جانور بھی پال لیتے ہیں۔۔۔۔۔ تربیت کرنا جانوروں اور انسانوں میں فرق کرتا ہے

حاجی صاحب، امانت اور بہن

ایک مال دار آدمی حج کو گیا اور اپنا مال مکہ کے ایک امانت دار شخص کے پاس امانت رکھ دیا.........حج سے فارغ ہونے کے بعد جب وہ اپنا مال لینے گیا تو پتہ چلا کہ امانت رکھنے والے اس شخص کا انتقال ہوگیا ہے، اور یہ بھی علم ہوا کہ حاجی کی امانت کے بارے میں انتقال کرجانے والے شخص کے رشتہ داروں کو کچھ بھی علم نہیں ہے پریشان حال حاجی علماء کے پاس گیا، بعض علماء نے اس کا مسئلہ سن کر کہا کہ آدھی رات کو زم زم کے کنویں میں اس کا نام لیکر پکارو!.........اگر وہ جنتی ہے تو جواب دے گا حاجی آدھی رات کو زمزم کے کنویں پر گیا، نام لیکر اس شخص کو پکارا مگر کوئی جواب نہیں ملا حاجی علماء کے پاس واپس گیا اور صورت حال ان سے بتائی علماء نے مشورہ دیا کہ بیر برہوت (جو یمن کا ایک کنواں ہے) اس میں اس کو پکارو.........
اگر وہ دوزخی ہے تو وہاں سے جواب دے گا حاجی نے ایسا ہی کیا، اور بیر برہوت جا کر اسے پکارا تو وہاں جواب مل گیا.........انتقال کرجانے والے شخص نے ساتھ ہی اس کی امانت کے بارے میں بتادیا کہ فلاں جگہ رکھی ہے حاجی نے اُس آدمی سے پوچھا کہ تم دوزخ میں کس طرح چلے گئے؟ جب کہ ہم تمہارے بارے میں نیک گمان رکھتے تھے؟ اس نے جواب دیا کہ میری ایک بہن تھی، جس سے میں نے قطع تعلق کر رکھا تھا، اس کی سزا میں مجھے یہاں دوزخ میں ڈالا گیا ہے۔ یہ واقعہ بیان کرنے کے بعد علامہ ذہبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اس کی تصدیق حدیث میں ہے کہ قطع رحمی کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (الکبائر: ۴۹)

☆☆☆☆☆

اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: سبیل الحق کی پہلی رہنماء

از قلم: صلاح الدین ابوبکر

"صحابہ" اصل میں کسی کی صحبت اختیار کرنے والے (ساتھ رہنے والے) لوگوں کو کہا جاتا ہے۔ اس دنیا میں جتنے بھی انبیاء کرام و رسولانِ عظام علیہم السلام تشریف لائے وہ یقیناً عزت واحترام کے لائق ہیں اور ان کے بعد کسی کو زیادہ اہمیت دی گئی ہے تو وہ ہے اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ مذہب اسلام کی طرف ایک نگاہ ڈالی جائے تو "جس شخص نے باحیات رہ کر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہ ایمان لایا اور ان کے دیدار سے مشرف با اسلام ہوا اور ایمان کے ساتھ اس دنیا سے رخصت ہوگیا اسے صحابی کہتے ہیں"۔ اور وہی لوگ اس امت محمدیہ کے عظیم شخصاتِ اسلام ہے اور اسوۂ حسنہ بن کر چمکے ہیں جن کے فیض و برکاتے سے لوگ آج بھی مستفیذ ہو رہے ہیں۔ اور جو لوگ مذہبِ اسلام کی طرف بری نگاہ ڈالنے یا بری نظر رکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو علامہ اقبال کا یہ مصرع ان کے اعتراض کا منہ توڑ جواب ہے:

اسلام کی فطرت میں قدرت نے لچک دی ہے
اتنا ہی ابھرے گا جتنا کہ دباؤ گے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین سب سے پہلے عاشق رسول تھے۔ انہوں نے اپنی زندگی کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے وقف کردی تھی۔ اور جب کفار مکہ نے اپنا اصل چہرہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے دکھایا تو معرکوں کی قطاریں لگ گئی، پہ درپہ جنگ کا آغاز ہوگیا اور اسلام کے ماننے والوں کو تکلیف رسائی کا کام انجام دیا جانے لگا تب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین نے جبل شامخ کی طرح ان کا مقابلہ کیا اور دین اسلام کو تقویت دی اور دین اسلام کے مقدس پیغام کے لئے شانہ بشانہ کھڑیں رہیں۔

اللہ تعالی قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے: ترجمہ: محمد اللہ کے رسول ہیں اور ان کے ساتھ والے کافروں پر سخت، آپس میں نرم دل ہیں۔ تُو انہیں رکوع کرتے ہوئے، سجدے کرتے ہوئے دیکھے گا، اللہ کا فضل و رضا چاہتے ہیں، ان کی علامت ان کے چہروں میں سجدوں کے نشان سے ہے۔ یہ ان کی صفت تورات میں (مذکور) ہے اور ان کی صفت انجیل میں (مذکور) ہے۔ (ان کی صفت ایسے ہے) جیسے ایک کھیتی ہو جس نے اپنی باریک سی کونپل نکالی پھر اسے طاقت دی پھر وہ موٹی ہوگئی پھر اپنے تنے پر سیدھی کھڑی ہوگئی، کسانوں کو اچھی لگتی ہے (اللہ نے مسلمانوں کی یہ شان اس لئے بڑھائی) تاکہ ان سے کافروں کے دل جلائے۔ اللہ نے ان میں سے ایمان والوں اور اچھے کام کرنے والوں سے بخشش اور بڑے ثواب کا وعدہ فرمایا ہے۔

اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ: ترجمہ: "لوگوں میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہونگے پھر ان کے بعد والے پھر ان کے بعد والے۔"

اللہ تعالی عز وجل احکم الحاکمین ہے، اس کے فضل و کرم سے مذہب اسلام کی نظر و اشاعت خوب ہوئی اور دنیا کے گوشے گوشے میں پیغام محمدی پھیل گیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب خطبہ الوداع کے وقت "فالیبلغ الشاھد الغائب" فرمایا تو انھوں نے مذہب اسلام کے لئے اپنے زندگی کو قربان کردیا تھا اور سمندر کو عبور کر کے ہمارے دل میں ایمان کی طاقت عطا فرمائی تھی اسی لیے ہم کہتے ہیں کہ صحابۂ کرام کی طرح کسی کی بھی شان نہیں ہوسکتی ہے اور بے شک وہ لوگ عن اللہ مقرب بندے ہیں۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اقوال اور قرآن شریف میں بھی ان کی خوب خوب فضیلت بیان کی گئی ہے۔ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہر حرکات وسکنات میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین حفظ وحمایت کے ساتھ تھے، ایک بار معرکہ بدر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کون مجھے اس معرکہ میں مدد کرجائیگا؟ تو حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ سامنے آئے پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: پھر کون مجھے اپنی طاقت سے مدد کریگا؟ تو سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں یا رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اگر آپ سمندر میں کودنے کے لئے بولتے ہیں تو ہم اس کے لئے بھی تیار ہیں۔

میں ایک اور چیز بیان کردینا چاہتا ہوں کہ جب جنگ بدر کا واقعہ پیش آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت غم لہجے میں دعا کی: ۔ترجمہ: اے میرے اللہ اگر یہ تیرے بندے (اصحابِ بدر) اس جنگ میں ہلاک ہو جاتے ہیں تو پھر اس روئے زمین پر تیری عبادت کرنی والا کوئی نہیں بچے گا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کا نتیجہ ہی تھا کہ وہ جنگ بدر میں کامیاب ہو کر لوٹے تھے۔ آپ خود بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کس طرح صحابۂ کرام کے حق میں دعا فرمائے تھی۔ ہمیں بھی ان کی طرح بننے کی کوشش کرنے چاہیئے تاکہ ہم یہاں اس فانی دنیا میں بھی کامیاب رہیں اور کل بروز محشر بھی کامیاب رہیں۔

یہ بات ناقابل فراموش ہے کہ اس دور جدید میں اکثر لوگ عظمتِ صحابہ سے کوسوں دور ہیں اور ان کی سیرت طیبہ کو بھلا بیٹھے ہیں اور بعض لوگ تو ان کے فضائل کو نہیں مانتے ہیں، ان کی عزت بھی نہیں کرتے ہیں، ان کی شان میں گستاخیاں کرتے ہیں اور دین اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہے ہیں معاذ اللہ۔ مگر یہ تو مذہب اسلام میں سخت ترین گناہ ہے۔ کیونکے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے: ترجمہ: کہ میرے صحابہ کی شان میں گستاخیاں نہ کرو ورنہ تم پر اللہ کی لعنت نازل ہوگی۔

ڈاکٹر علامہ اقبال صحابۂ کرام کی شان کو کچھ یوں بیان کرتے ہیں:

یقین محکم عمل پیہم محبت فاتح عالم
جہاد زندگانی میں ہیں مردوں کی یہ شمشیریں

شرح: انہیں اللہ رب العزت کی ذات پر مکمل یقین تھا اور انہیں اپنے اعمال کا جائزہ لینا نخوبی معلوم تھا۔ اسی وجہ سے وہ حرام کاموں سے کوسوں دور رہتے تھے۔ امر بالمعروف والنھی عن المنکر کا کام جوش ولولے سے کرتے تھے۔ اور جیسا کہ خدائے تعالی کا ارشاد ہے: ترجمہ: اور اسی طرح ہم نے تمہیں بہترین امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو اور یہ رسول تمہارے نگہبان و گواہ ہوں اور اے حبیب! تم پہلے جس قبلہ پر تھے ہم نے وہ اسی لئے مقرر کیا تھا کہ دیکھیں کون رسول کی پیروی کرتا ہے اور کون الٹے پاؤں پھر جاتا ہے اور بیشک وہ لوگ جنہیں اللہ نے ہدایت دی تھی ان کے علاوہ (لوگوں) پر یہ بہت بھاری تھی اور اللہ کی یہ شان نہیں کہ تمہارا ایمان ضائع کردے بیشک اللہ لوگوں پر بہت مہربان، رحم والا ہے۔ (کنزالایمان)۔

ابوسفیان رضی اللہ عنہ کا کہنا ہے کہ صحابہ کرام کے معاملات اور حسن اخلاق کی پختہ دلیل ہے ابوسفیان کا قول ہے کہ: ترجمہ: لوگوں سے میں نے کسی کو نہیں دیکھا جو ایک دوسرے سے شدت سے محبت کرتے ہے جیسا کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم رسول سے محبت کرتے ہے اور ان کے حکم پر مرمٹنے کے لئے ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

ان کی زندگی کا اصل مقصد رسول کی محبت اور ان کے حکم کی عمل پیروی تھی، وہ عشق رسول کی بدولت بڑے جنگوں میں شرکت کرتے اور فتح یاب ہو کر لوٹتے تھے وہی وجہ ہے کہ عشق رسول کا جھنڈا ہر سمت بلند ہونے لگا اور لوگ جوق در جوق مذہب اسلام میں داخل ہونے لگے اور بس دیکھتے دیکھتے اسلام کا بولا بالا ہوگیا۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس میں اگر کوئی شخص غصہ ہوتا اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ بے ادبی سے بات کرتا تو عمر فاروق رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے: یا رسول اللہ! آپ حکم دے میں اس نالاحق اور بدبخت انسان کی زبان اس کے منہ سے الگ کردوں اور بتادو کہ گستاخ نبی کی بس ایک ھی سزا ھے وہ ھے سر تن سے جدا۔

اور جب کفار مکہ حضرت خبیب رضی اللہ عنہ سے سوال کرنا شروع کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے خبیب! ترجمہ: اے خبیب کیا تجھے پسند ہے کہ تیری جگہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سولی پر جڑھایا جائے تو خبیب رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں: تم میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سولی پر چڑھانے کے بات کرتے ہو مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پیر میں ایک کانٹے بھی چبھے۔

بالکل اسی طرح انہوں نے اپنی زندگی کو آپ کے لئے قربان کردیئے تھے، مالدار فقیر بن گئے تھے، ان کے مابین انصاری یا مہاجر کا کوئی فرق نہیں تھا، جب مکہ چھوڑ کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مدینہ آ پہنچے تو انصاریوں نے انہیں اپنا دوست بنایا، ان کے لئے مال کا پورا صدقہ کردیئے اور جن کی دو بیاں تھی انہوں نے ایک کو طلاق دے کر ان کے حق میں سپرد کردیئے اور آپس میں محبت اور خوشیاں بانٹے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رہنے کے لئے اور مسجد بنانے کے لئے زمین بھی دیئے تاکہ ان کی زندگی خوشگوار گزرے۔ ایک صحابی کا واقعہ تو بہت دردناک ہے جن کے پاس دنیا کی ساری دولت میسر تھی مگر ان کے وفات کے وقت ان کے حق میں ایک کفن کے علاوہ کچھ نہیں آیا مگر ان کے دل میں اللہ اور اس کے رسول کی محبت موج زن تھی جس کہ وجہ سے انہیں کسی بات کا بھی پچھتاوا نہیں ہوا اور خوشی خوشی اس دارفانی سے رخصت ہوگئے۔

عورت ہو یا مرد ہر کوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاطر قربان ہونے کو تیار تھا، ناموس رسالت پر جان چھڑکنے کے لئے ہمہ وقت تیار تھا۔ تو ایسا ہی ایک ایمان افروز واقعہ پیش آیا کہ ایک جہاد میں ایک صحابیہ کے پورے رشتہ دار شہید ہوگئے مگر اس عورت ڈر اس بات کی لاحق تھی کہ کہیں میرے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ ہوا تو نہیں؟۔

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ خود فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت نے جب پہلی دفعہ اپنی مخلوق پر نظر ڈالی تو سب افضل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا اور جب دوسری بار نگاہ ڈالی تو اصحابِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پایا۔

اس دور جدید میں ہمیں ان کی زندگی پر عمل کرنا چاہیئے، اپنے بچوں کو ان کی عبرت خیز کہانیاں سنانی چاہیئے، ان کے زندگی میں پیش ہونے والے مصائب وآلام سے آگاہ کرانا چاہئے کہ انہوں نے کس طرح ظالمین کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور ہمیں خود بھی ان زندگی سے سبق حاصل کرنا چاہیئے تاکہ ہم اللہ کے مقرب بندے بن جائیں اور اللہ کے اس قول کے سچے مصداق ہوجائیں کہ: "کنتم خیر أمة اخرجت للناس تأمرون بالمعروف وتنھون عن المنکر"۔

اللہ تعالی سے دعا ہے کہ اللہ ہمیں ان کی طرح نہ سہی کم از کم ان کے سنتوں پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور ہمیں دارین کی سعادتوں سے مالا مال کرے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے دل کو منور کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

ہفت روزہ
دی انڈین مسلم ٹائمز بمبئی
جلد نمبر 27 شمارہ نمبر 52
پرنٹر پبلیشر ایڈیٹر عبدالکریم
بھارت لیتھو پریس فارس روڈ ممبئی ۸ سے چھپوا کر ۵۲/ڈونٹاڈ اسٹریٹ ممبئی ۹ سے شائع کیا۔
سالانہ ممبرشپ
۲۰۰/روپئے
مالک: عبدالغفار رضوی
ٹیلی فون: 022-23454585

مسلم ٹائمز کے خریدار بنیئے
ہفت روزہ مسلم ٹائمز جو مسلسل کئی سال سے کام یابی کے ساتھ شائع ہو رہا ہے اور قارئین سے داد و تحسین وصول کر رہا ہے۔ جس میں مذہبی، ملّی، ملکی خبریں و مضامین شائع کیے جاتے ہیں۔ مسلم ٹائمز اخبار کے ممبر بنئے اور اپنی معلومات میں اضافہ کیجیے۔ آج ہی مسلم ٹائمز کے دفتر سے رابطہ قائم کریں۔
سالانہ فیس 200 روپے
پتہ: دی انڈین مسلم ٹائمز، ۵۲، ڈونٹاڈ اسٹریٹ، کھڑک ممبئی۔۹، فون: 022-23454585

گھر بیٹھے
ہفتہ روزہ مسلم ٹائمز
منگوایئے صرف اور صرف
سالانہ فیس
200
روپے
آپ کا محبوب اخبار آپ کے ہاتھ میں

☆کیا قربانی حقیقت میں جانوروں کے خاتمے کا موجب ہے؟☆

مولانا محمد فیض رضا رضوی

یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ عید الاضحیٰ امت مسلمہ کے لیے مقدس تہوار ہے جو حضرت ابراہیم علی النبینا علیہ الصلاۃ والتسلیم کی یاد میں منایا جاتا ہے، یہ رہتی دنیا تک کے مسلمان جو مالک نصاب ہیں ان کے لیے واجب ہے اور واجب رہے گا اس امر عظیم کا حکم دیتے ہوئے خدا تبارک وتعالی ارشاد فرماتا ہے ”فصلی لربک وانحر“ ”تو تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو“ (کنز الایمان)۔ یہ سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے رب کی رضا وخوشنودی کے لیے منائے تھے جو اللہ تبارک وتعالی کو اپنے خلیل کی ادا بہت پسند آئی اس کے بعد اللہ رب العزت نے جتنی بھی قومیں دنیا کے اندر بھیجا سب پر قربانی واجب قرار دیا جس یادِ عظیم کو سب مسلمان صدیوں سے مناتے چلے آرہے ہیں لیکن افسوس کے ساتھ یہ کہنا پڑ رہا ہے کہ کچھ اسلام دشمن عناصر جانوروں کے ذبح کرنے سے متعلق اعتراض کرتے ہیں اور طرح طرح کے الزامات کے منہ دکھاتے ہیں اور مسلمانوں کو بدنام کرنے کی ایک الگ اسکیم بناتے ہیں کہ قربانی میں جانوروں کو ذبح کیا جاتا ہے جس سے جانور کشی لازم آتا ہے، جس کی وجہ سے جانوروں کی نسل ختم ہو جائیگی اور دوسرا اعتراض یہ کرتے ہیں کہ جانور میں بھی جان ہوتی ہے تو کیا انسانی تقاضا یہ نہیں کہ اس پر رحم کیا جائے اور تیسرا اعتراض محبت بھری انداز میں کچھ یوں کرتے ہیں کہ اگر یہی قربانی کا پیسہ غربا ومساکین حضرات میں تقسیم کر دیا جائے تو اس سے اچھی بات اور کیا ہو سکتی ہے؟۔ تو معزز قارئین یہ سب باتیں ان کو صرف قربانی کے موقع پر ہی کیوں یاد آتی ہیں؟ یہی غریب جب وہ مندر جاتے ہیں تو کیوں یاد نہیں آتے ہیں کہ سینکڑوں لیٹر تیل اور دودھ یوں ہی برباد کئے جاتے ہیں۔ انسانی تقاضا تو یہ بھی ہے کہ یہی دودھ غربا ومساکین کو دے دیا جائے تو وہ اپنے دل کی تسکین حاصل کرینگے ۔تو سمجھنے کی بات یہ ہے کہ ان کی دشمنی قربانی سے نہیں نہ وہ لوگ جانوروں کے حق میں باتیں کرتے ہیں غور کرنے کی بات یہ ہے کہ ان کو اگر جانوروں سے اتنا ہی لگاؤ ہوتا تو ہولی میں خصی اور دشہرہ میں کٹے کی بلی نہیں چڑھاتے بلکہ ان کو دشمنی اسلام سے ہے، اسلام کے ماننے والوں سے ہے وہ یہ چاہتے ہیں کہ اسلام ہر طریقے سے بدنام ہو جائے اور دنیا سے اسلام کا نام ونشان مٹ جائے لیکن شاید انہیں یہ معلوم ہی نہیں کہ......

وہ شمع کیا بجھے جسے روشن خدا کرے۔

ان کے اعتراضات کے جوابات سے پہلے امت مسلمہ کے لیے یہ پیغام ہے کہ اللہ تعالی جس چیز کو جس طریقے سے ادا کرنے کا حکم دیا ہے اس کو ویسے ہی ادا کرنا ہم پر لازم ہے اور ہم مسلمانوں کو سوچنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے کہ اسلام میں کچھ ایسی باتیں ہیں جن کی حکمت کو عقلِ انسان اچھے سے سمجھ سکتی ہے اور کچھ ایسی ہیں جن کی حکمت سے انسان کافی دور ہے۔ ایک مثال کے ذریعے سمجھتے چلیے کہ ہم پاخانہ یا پیشاب سبیلین سے کرتے ہیں اور محدث ہوتے ہیں لیکن وضو میں اعضاءِ اربعہ میں سے تین کو دھوتے ہیں اور ایک کو مسح کرتے ہیں اور اپنے آپ کو یہ جان لیتے ہیں کہ پہلے محدث تھے اور اب باوضو ہو گئے۔ اب یہاں مقام غور یہ ہے کہ انسان محدث سبیلین سے ہوتا ہے اور وضو میں اعضاءِ اربعہ خاص ہے اس کی حکمت کیا ہے؟ اس کی حکمت ایسی ہے کہ عقلِ انسان اس کو سمجھ ہی نہیں سکتی ہے اسی لیے بتایا جاتا ہے کہ اسلام کی کچھ باتوں کی حکمت صرف اللہ رب العزت ہی جانتا ہے۔

انکا سب سے پہلا اعتراض یہ ہے کہ قربانی کرنے کی وجہ سے حیوان کی نسل کشی لازم آتی ہے جس کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے بلکہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ جن چیزوں کو آپ کثرت سے استعمال کرتے ہیں اس میں اللہ تعالی زیادہ برکت عطا فرماتا ہے۔ آپ کو ایک مثال کہ ذریعے سمجھانا چاہتا ہوں کہ جن چیزوں کا استعمال کم ہو جاتا ہے وہ اشیاء بہت کم پائی جاتی ہیں۔ جیسے پرانے زمانے میں کارِ زراعت بیل سے لیا جاتا تھا جو ہر گھر میں درجنوں پائے جاتے تھے مگر عصر حاضر میں موڈرن سائنس کا بول بالا ہے جس کے سبب لوگ کھیتی باڑی ٹراکٹر سے کرتے ہیں۔ اب ماحول کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ کیا اب بھی بیل اتنی ہی تعداد میں پائے جاتے ہیں جتنے تعداد میں پہلے پائے جاتے تھے؟۔ خود معترض کہ منہ سے آواز آیئگی ”نہیں“ اب تو بمشکل کہیں کہیں ہی بیل کا وجود نظر آتا ہے اور اس بات کو بھی ثابت کر دینا مناسب ہوگا کہ جن چیزوں کا استعمال کثیر تعداد میں کیا جاتا ہے اس میں بہت برکت ہوتی ہے۔ اپنے ماحول کا جائزہ لیں گے تو معلوم ہوگا کہ کتیا سال میں دو بار بچے دیتی ہیں۔ اور ایک ساتھ کم از کم آٹھ سے دس۔ معترض ہی بتا دیں کہ کتنے کتے پائے جاتے ہیں وہیں پر اگر بکری کی بات کی جائے تو معلوم ہوگا کہ وہ صرف دو یا تین ہی بچے دیتی ہے اور جائزہ لینے کے بعد معلوم ہوگا کہ ہر گھر میں پانچ سے دس تک بکریاں موجود ہی ہوتی ہیں۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جو چیز کم استعمال کی جاتی ہیں وہ زیادہ نہیں پائی جاتی ہیں اور جو زیادہ استعمال کیا جاتا ہے وہ کثیر تعداد میں پایا جاتا ہے۔ کسی بھی شخص نے یہ بات نہیں سنی ہوگی کہ کہیں قربانی میں جانور کی کمی ہوئی ہے۔ ہاں مہنگا یا سستا ہونا یہ الگ بات ہے۔

جہاں تک بات ہے انکے دوسرے اعتراض کی تو اسکا سیدھا سا جواب یہ ہے کہ دنیا کے بقاء کے لیے کچھ نظام قائم ہے۔ جسے درہم برہم نہ ہونے کے لئے اللہ تعالی نے انسانوں کے لیے مرنے کا نظام قائم کیا ہے۔ جیسے اگر کسی شخص کو یہ معلوم ہو جائے کہ اب وہ نہیں مریگا تو سوچئے وہ انسان کتنا فساد وفتنہ برپا کریگا۔ اسی طرح انکا اعتراض ہے کہ جانوروں میں بھی جان پائی جاتی ہے لہذا اس پر رحم کیا جانا چاہئے۔ اور اسی جان کی بقاء کے خاطر ہم جانوروں کو ہرے بھرے گھاس میں چھوڑ دیتے ہیں یا اسکو کاٹ کر جانوروں کو کھلاتے ہیں۔ مقام غور یہ ہے کہ جب جانوروں میں جان ہے تو کیا یہ گھاس میں جان نہیں ہوتی ہے؟۔ اس وقت وہاں پر رحم کیوں یاد نہیں آتا؟۔ اسی لیے کہا گیا ہے کہ جانوروں کے بقاء کی خاطر گھاس کو کاٹا جاتا ہے اسی طرح نسلِ انسان کی بقاء کی خاطر جانوروں کی قربانی دی جاتی ہے جس سے انسان گوشت کی شکل میں غذا حاصل کرتے ہیں۔ اور یہ بات تسلیم شدہ ہے کہ ایک نہ ایک دن سب کو مرنا ہے چاہے انسان ہو یا حیوان تو اگر ہم اس کو حلال کر کے غذا حاصل کرتے ہیں تو اس میں نقصان کیا ہے۔ ہاں یہاں پر معترض پھر سے اعتراض کرینگے کہ جانوروں کو مرنے کے لئے ایک وقت معین ہے تو آپ کون ہوتے ہیں اس کو ذبح کرنے والے؟۔ تو ایسے شخص سے یہی کہا جایئگا کہ یہی اس کے مرنے کا وقت ہے اسی بہانے اس کو مرنا تھا۔

اور جہاں تک انکا اعتراض ہے کہ قربانی کے پیسے غریب وغربا میں تقسیم کر دیا جائے تو کتنا اچھا ہوگا!۔ ان سب حضرات سے یہی کہا جائیگا کہ اس کے لئے آپ کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں کیوں کہ بانئ اسلام نے اپنے ماننے والوں کو پہلے ہی ایک مزین طریقہ بتا دیا ہے کہ پورے گوشت کو تین حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک حصہ غریب وغرباء کے لئے اور دوسرا حصہ اپنے احباب واقارب کے لئے اور تیسرا حصہ اپنے اہل خانہ کے لئے رکھا جائے۔ اس نظام کے ذریعے سب غربا ومساکین کو غذا مہیا کرایا جاتا ہے لہذا ایسے لوگوں سے ایک ہی اپیل ہے کہ اسلام کے حکمتوں کو دل ودماغ سے سمجھیں اور اسلام کے بارے میں اچھی باتیں لوگوں تک پہنچائے کیوں کہ اسلام امن پسند مذہب تھا، ہے اور رہیگا۔

علم زیور انسانیت

اگر انسان تمام مذاہب کا مطالعہ کرے تو یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ مذہب اسلام ہی واحد مذہب ہے جو انسان کو علم کی اہمیت کا احساس دلاتا ہے اور علم کو فوقیت دیتا ہے۔ علم کی دعوت دینے، اس کا شوق دلانے، اس کی قدر ومنزلت بڑھانے، اہلِ علم کی عزت افزائی کرنے اور علم کے آداب سکھانے میں اسلام نے مکمل رہنمائی پیش کی ہے۔

علم انسان کو اس کے مقصدِ زندگی سے آگاہ کرتا ہے۔ ہر نیک وبد اور مفید ومضر کی پہچان کراتا ہے۔ اور انسان کو انسانیت کی اعلیٰ اقدار سے آشنا کرتا ہے۔ اسی علم سے قومیں آگے بڑھتی ہیں۔ اللہ کریم نے جو سب سے پہلی آیت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل فرمائی اس کا ترجمہ یہ ہے کہ: پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے پیدا کیا آدمی کو خون کی پھٹک سے۔ [سورہ علق :۱۔ ۲؛ کنز الایمان]

”اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا“ پڑھنا اسی نام سے نفس کی خواہشوں اور کسی قسم کے دوسرے مقصد کے لیے نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اسلام میں علم کو ایک خاص تشخص حاصل ہے کہ اللہ کے نام سے پڑھا اور آغاز کیا جائے۔ بڑا منفرد ترجمہ بسم اللہ کا اعلیٰ حضرت نے کنز الایمان میں کیا جس میں اسم جلالت سے ہی آغاز ہے جب کہ اس رمزِ عظمت کو بہت سے نہ سمجھ سکے۔ اسلامی تعلیمات میں دینی ودنیوی تمام امور پر علم کا اطلاق ہوتا ہے جب کہ مغربی ممالک علم کو محض دنیوی کامیابی کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ مگر سخت افسوس کہ مسلمان عرصہ سے علم کو جتنا نظر انداز کر رہا ہے اتنا دنیا کی کسی اور قوم نے نہیں کیا۔ ہمارا حال یہ ہے کہ ہم دینی علوم میں بھی پیچھے ہیں اور دنیوی علوم میں بھی۔ جب کہ مسلمانوں پر یہ ضروری ہے کہ وہ زمانے کی رفتار سے آگے چلنے کی صلاحیت اپنے اندر پیدا کریں۔

آج پورا عالم اسلام پس ماندہ، بے بس اور مجبور کیوں ہے؟ کیوں آج مسلمانوں کو ایک جاہل، نابلد، اور بہت ہی خراب نگاہوں سے دیکھا جا رہا ہے؟ کیوں آج مسلمانوں کو وہ وقار ورتبہ حاصل نہیں جو پہلے مسلمانوں کا خاصہ تھا؟ ان سوالات کا صرف ایک ہی جواب ہے: علم سے دوری۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے حصول علم کے لیے بہت تاکید فرمائی ہے۔ اور رغبت دلائی۔ اس لیے یہاں تک کہ ہر مسلمان کے لیے علم دین حاصل کرنا اہم ترین فریضہ قرار دیا۔ اس لیے حدیث پاک میں ارشاد ہوتا ہے: علم (دین) حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔ (ابن ماجہ شریف) لیکن ان سب باتوں سے ہمارے ذہن میں سوال آتا ہے کہ علم کیوں ضروری ہے؟ اور کتنا؟ صاحبانِ علم ودانش اور بہت سی معتبر کتابوں سے یہ معلوم ہوا کہ علم کی ضرورت اس لیے ہے کہ (ارشادِ الٰہی کے مطابق): اور میں نے جن اور آدمی اس لیے بنائے کہ میری بندگی کریں۔ (الذٰریٰت :۵۶) معلوم ہوا کہ انسان کی تخلیق عبادت کے لیے کی گئی ہے اور علم کے بغیر عبادت کرنا ممکن نہیں۔ اور رہی بات کہ کتنا علم تو اس کے لیے یہ وضاحت ملتی ہے کہ علم اتنا حاصل کرو جس سے اپنے ایمان وعقیدے میں مسلمان یقینی وحقیقی معرفت حاصل کریں۔ اپنے رب کی عبادت اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریں۔ اپنے نفس کا تزکیہ کریں۔ نجات دلانے والی چیزوں اور گناہوں کا علم ہوتا کہ وہ ان سے بچ سکیں۔ حلال وحرام میں فرق کر سکیں۔ اس قدر علم ہر مسلمان مرد وعورت کے لیے فرض ہے۔

مسلمانو! علم حاصل کرو اور عمل کرنا نیکی ہے۔ اس کی طلب عبادت ہے، اس کا پڑھنا پڑھانا تسبیح اور اس کی جستجو جہاد، جاہل کو علم سکھانا صدقہ ہے اور اہل علم کے سامنے علمی گفتگو قربِ الٰہی کا ذریعہ ہے۔ علم جنت کا راستہ ہے۔ وحشت کا مونس، مسافت کا ساتھی، تنہائی میں رہنمائی کرنے والا، راحت وآرام کی راہ بتانے والا، مصیبتوں میں کام آنے والا، دوستوں کی مجلس کی زینت، اور دشمنوں کے لیے ہتھیار ہے۔ اس کے ذریعے علما قوم کے امام ورہنما بنتے ہیں اور فرشتے ان سے دوستی کے خواہش مند ہوتے ہیں اور ان کے استقبال کے لیے اپنے بازو بچھاتے ہیں۔ ہر تر وخشک شے ان کے لیے دعا کرتی ہے۔ طلب علم پر ایسی اعلیٰ بشارت وعطا صرف اسلام میں ہے۔ الحاصل! علم جہالت کی موت سے نکال کر دلوں کو زندگی بخشنے والا اور تاریکیوں میں چراغ ہے۔

بقیہ: جامعہ احسن البرکات---

یہ اپنے آپ میں نہایت حیرت انگیز بات تھی، پھر جب ان کا امتحان شروع ہوا تو میں ان کی مودبانہ بے باکی اور طلاقت لسانی سے بے حد متاثر ہوا، اس وقت محب گرامی حضرت مولانا محمد عرفان ازہری دامت برکاتھم کی نئی نئی تقرری ہوئی تھی اور عربی زبان وادب میں آپ کے آفاقی علم وتبحر سے بچے مستفید ہو رہے تھے.

کہتے ہیں طلبہ اپنے اساتذہ کے علم وعمل کا عکس ومظہر ہوتے ہیں، طلبہ اچھے ہیں تو لازمی طور سے اساتذہ اچھے ہوں گے، یہاں کے اکثر اساتذہ معیاری اداروں سے فیض یاب ہو کر مسند تدریس کی زینت بنے ہیں، سب اعلیٰ تعلیمی لیاقت کے ساتھ بہترین اخلاق وعادات کے مالک ہیں، اسے حضور رفیق ملت کا حسن انتخاب ہی کہا جائے گا، ورنہ آج تو اساتذہ کے انتخاب میں علم وعمل اور اخلاص واخلاق کے علاوہ سب کچھ دیکھا جاتا ہے، فیاللعجب.

یہ میرے دلی احساسات تھے جو عرصہ دراز سے دل میں محفوظ تھے، آج فرصت تھی سو قلم بند کر دیا، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے اور نیت میں اخلاص پیدا فرمائے.

از: کمال احمد علیمی نظامی

بقیہ: مفتی ازہار احمد ازہری---

اور تمام پاک وہند کے علما، جنہوں نے اس کتاب کی تحقیق وطباعت میں حصہ لیا وہ سب قابل مبارک باد ہیں۔

مولی تعالیٰ اپنے حبیب صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ وتوسل ان تمام حضرات کے کاموں کو اپنی بارگاہ مقدس میں قبول ومقبول فرمائے اور مزید اسی طرح دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور استاذ محترم شہزادۂ فقیہ ملت صاحب قبلہ دام ظلہ جو فی الحال زیارت حرمین شریفین کے لئے گئے ہوئے ہیں اللہ ربّ العزت انھیں حج مبرور عطا فرمائے اللھم آمین یارب العالمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

محمد نور الحسن خان قادری علیمی
دار العلوم محمد یہ نعیم الاسلام گوونڈی، ممبئی

بقیہ: فتنۂ ارتداد---

لیکن جن کا ایمان پختہ اور عقیدہ سلامت ہوتا ہے وہ مشرکین کے جھانسے میں نہیں آتے ہیں۔ بہر کیف ہمیں چاہیے کہ فتنۂ ارتداد سے بچنے کے لیے یہ تدابیر اختیار کریں:

(۱)۔ مشرکین کی دہشت گردانہ حرکتوں سے نسل نو کو باخبر کریں۔ جب کہ ان کے بعض چہرے مالیگاؤں بم دھماکوں میں بے نقاب ہو چکے ہیں۔ کرکرے جیسے افسران نے ہندو دہشت گردی کی پول کھول دی ہے۔ تو جو دہشت گرد ہوگا وہ ہماری بہنوں کی آبروؤں کا کیسے دشمن نہ ہوگا؟ (۲) بچیوں کو بچوں کو پہلے اسلامی عقائد وتعلیمات از بر کرائیں پھر دیگر علوم۔ سچا پکا مسلمان بنائیں۔ (۳)۔ بچیوں کو گھریلو ہنر ضرور دیں تا کہ وہ معاشرہ سازی میں کردار ادا کریں۔ (۴)۔ بچیوں بچوں پر مکمل اعتماد رکھیں لیکن ان کی مکمل نگرانی کریں۔ ہر آن باخبر رہیں۔ بری صحبت سے بچائیں۔ بُرا دوست دشمن سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے۔ (۵)۔ اسمارٹ فون حتی الامکان استعمال نہ کرنے دیں۔ سوشل میڈیا سے دور رکھیں۔ فضول تفریح سے بچائیں۔ (۶)۔ تعلیم کے میدان میں ضرور شامل کریں لیکن غیروں کی دوستی میں نہ جانیں۔ بچیوں کے دل ودماغ میں بھگوا تو ادہشت گردوں کا ظالمانہ چہرہ پیش کریں تا کہ ان سے وہ نفرت کریں۔ اس سے عفت عزت بچے گی اور مکروہ کردار کے چہرے بے نقاب ہوں گے۔ (۷)۔ غریب بچیوں کے رشتے کو متمول/ مڈل کلاس افراد قبول کریں اور طلاق یافتہ خواتین کے رشتے کیلئے مسلم نوجوان اپنا کردار ادا کریں۔ (۸)۔ اپنے مال کی زکوٰۃ کا لازمی طور پر ایک حصہ اپنے پڑوس کی مستحق بیوہ/ یتیم بچوں بچیوں پر خرچ کریں۔ سفید پوش مستحق محرومِ امداد نہ رہیں۔ (۹)۔ سنجیدہ واہلِ علم افراد اپنے اپنے علاقوں کی ایک ایسی لسٹ بنائیں جن کے یہاں مفلسی ہو یا کوئی مالی امداد کی ضرورت ہو۔ پھر مستقل طور پر ذمہ داری نبھائیں۔ (۱۰)۔ معاشرے سے شراب، نشہ آور گولی، نشہ، گانجہ وغیرہ کی گندی عادتیں ختم کروائیں تا کہ نشہ کے شکار گھرانے امن وچین کا گہوارہ بن جائیں۔ (۱۱) بڑی دعوتوں کو ختم کریں۔ فضول خرچی بند کریں۔ مدارس کی ترقی کیلئے سوچیں، بے روزگاری کے خاتمہ کیلئے جدوجہد کریں، بیماروں کا علاج کروادیں۔ کمزوروں کے دَرد دُکھ میں کام آئیں۔ (۱۲)۔ سادگی اپنائیں، اسلامی تعلیمات پر عمل کریں۔ نمازوں اور رزق حلال کی پابندی کریں تو ان شاء اللہ ارتداد کے منصوبوں کو ناکام بنا سکیں گے۔ (۱۳)۔ سلفِ صالحین کی پاکیزہ زندگی کو نمونۂ عمل بنائیں۔ ایک صدی قبل جب کہ ہریانہ، آگرہ وغیرہ شدھی تحریک کی سازشوں کے شکار تھے، اور لاکھوں مسلمان ارتداد کی آندھیوں میں ایمان گنوا بیٹھے تھے، خلفائے اعلیٰ حضرت حضور مفتی اعظم وحضور محدثِ اعظم کی قیادت میں جماعت رضائے مصطفیٰ بریلی نے فتنۂ ارتداد پر بند باندھا اور ارتداد کے شکار افراد کو واپس دین میں لایا۔ اسلاف کا قدم مشعلِ راہ ہے بقول اعلیٰ حضرت:

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا
وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لے کے چلے

اللہ تعالیٰ ہم سب کو اسلامی تعلیمات پر عمل اور غیر اسلامی راہوں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم۔

جامعۃ الرضا برکات العلوم کے طالب علم کا جامعہ نعیمیہ مرادآباد میں داخلہ

مالیگاؤں: شہر مالیگاؤں میں ایک عرصہ سے خدمت دین متین میں مصروف دینی درس گاہ جامعۃ الرضا برکات العلوم سے فارغ التحصیل طالب علم مولانا انیس الرحمن برکاتی (مدھیہ پردیش) کا داخلہ ہندستان کی عظیم وقدیم دانش گاہ جامعہ نعیمیہ (مرادآباد) میں ہوگیا. واضح رہے کہ گزشتہ سال ہی موصوف کی جامعۃ الرضا برکات العلوم سے عالمیت کی تکمیل کے بعد فراغت ہوئی تھی. امسال انہوں نے حضرت صدر الافاضل علامہ سید محمد نعیم الدین مفسرِ مرادآبادی علیہ الرحمہ (صاحبِ تفسیر خزائن العرفان) کی علمی یادگار جامعہ نعیمیہ میں تحقیق فی الفقہ کے داخلہ امتحان میں شرکت کی اور کامیاب ہوئے. ہم مولانا موصوف اور ان کے والدین وجملہ احباب نیز ان کے اساتذہ بالخصوص حضرت مفتی نعیم رضا مصباحی اور حضرت مفتی عرفان رضا مصباحی کو مبارکباد پیش کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ کریم مولانا انیس الرحمن برکاتی کے تعلیمی مراحل کو آسان کرے اور ان کے ذریعہ خلق خدا کی شرعی رہنمائی کا عظیم فریضہ وسیع پیمانے پر ادا ہو. آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ والہ وسلم

Postal Regd.NO.MCE/57/2021-2023 R.N.I. NO. 57110/93

THE INDIAN MUSLIM TIMES WEEKLY

Office Add.: 52 Dontad Street, 1st Floor, Khadak, Mumbai 400009

VOL: 27 , ISSUE NO: 52 DATE: 19 June to 25 June 2023. Rs.5/-

Email:- mumbai.razaacademy@gmail.com ☎022-23454585

To

سید شاہ مصطفیٰ علی سبز پوش علیہ الرحمہ خانقاہ رشیدیہ کے دینی افکار و خیالات کے مظہر: مفتی قاضی فضل رسول مصباحی

مہراج گنج: خانقاہ رشیدیہ ہندوستان کی قدیم روحانی اور عملی خانقاہ ہے۔ یہاں کے مشائخ نے اپنے علمی و دعوتی دونوں حیثیتوں کو ثابت کیا، اور ان دونوں میدانوں میں بے لوث خدمات انجام دیں۔ اس سلسلے کے مشائخ نے اعتقادی، فقہی اور سوانحی کتابیں بھی لکھی ہیں۔ انہیں مشائخ کرام میں ایک نابغۂ روزگار، صاحب تصوف شخصیت سید شاہ مصطفیٰ علی شہید سبز پوش علیہ الرحمہ کی ہے جو سید شاہ شاہد علی سبز پوش رحمہ اللہ کے بیٹے و جانشیں اور خانقاہ رشیدیہ کے نویں سجادہ نشیں تھے۔ مدرسہ صولتیہ مکۂ معظّمہ کے سند یافتہ عالم، صوفی گر و عارف ساز بزرگ تھے۔ مذکورہ تاریخی خیالات کا اظہار معروف ماہر اسلامیات مفتی قاضی فضل رسول مصباحی نے ایک پریس ریلیز میں کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ ظاہری و باطنی علوم سے فراغت کے بعد حضرت سید شاہ مصطفیٰ علی سبز پوش نے بہار کے ضلع چمپارن کو اپنی علمی و اعتقادی تحریک و تبلیغ کے لئے منتخب فرمایا اور غیروں کے زور باطل کا طلسم اپنے زبردست دعوت و تبلیغ سے پاش پاش کر دیا۔ جس سے ہزاروں بندگان خدا کو ہدایات کی لازوال دولت نصیب ہوئی اور خلق خدا حضرت کی شرعی رہنمائی سے نہال اور خوش حال ہو گئی۔

بالآخر خانقاہ رشیدیہ کے افکار و خیالات کے یہ مظہر ۱۸ / ذوقعدہ سن ۱۳۷۸ھ ہجری مطابق ۱۱ / جولائی سن ۱۹۵۸ء کو شہر گورکھ پور کے اندر شہادت کی سعادت سے ہمکنار ہو کر واصل بہ حق ہوئے۔ جون پور رشید آباد میں مدفون ہوئے۔ مفتی صاحب نے یہ بھی فرمایا۔ اس سلسلہ کے مشائخ کی علمی اور روحانی حیثیتوں کو ملک العلماء علامہ ظفر الدین بہاری اور افضل العلما مفتی قاضی سمیر الدین احمد رشیدی علیہما الرحمہ جیسی عبقری شخصیات نے بھی تسلیم کیا، اور ان کے ادبی اور شعری شہ پاروں کو دیکھ کر غالب اور ناسخ جیسے فنکاران شعر و سخن نے رشک کیا ہے۔ خود بانیٔ خانقاہ رشیدیہ شیخ محمد رشید علیہ الرحمہ نے فن مناظرہ کی مشہور کتاب "شریفیہ" کی "مناظرہ رشیدیہ" کے نام سے جو شرح کی ہے وہ آج تمام مدارس اسلامیہ میں داخل نصاب ہے۔ گنج رشیدی، گنج ارشدی، گنج فیاضی، کرامات فیاضی، مناقب العارفین، سمات الاخیار، عین المعارف اور دیوان فانی جیسی کتابیں لائق مطالعہ ہیں۔ آج بھی اس سلسلہ کی خانقاہیں اور روحانی مراکز مرجع خلائق ہیں

قاری توصیف رضا صفوی استاذ دارالعلوم اہل سنت قادریہ سراج العلوم برگدہی مہراج گنج نے قرآن خوانی کرا کر حضرت کی روح پرفتوح کو ایصال کیا، شہجنہ جامع مسجد میں بھی مولانا قاضی فضیل احمد سراجی نے اجتماعی ایصال ثواب کی مجلس منعقد کر کے حضرت کے فیوض و برکات سے سب کے مستفید ہونے کی دعا کی اور تبرکات کی تقسیم ہوئی

اللہ سے دعاء ہے کہ حضرت سید شاہ مصطفیٰ علی شہید علیہ الرحمہ کے بتائے ہوئے راستے پر ہمیں گامزن رکھے۔ آپ علیہ الرحمہ اور دیگر بزرگان دین کے فیوض و برکات سے مالا مال فرمائے

جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف: ایک عظیم دینی دانشگاہ

جامعہ احسن البرکات مارہرہ شریف اس وقت مدارس کی دنیا میں روز افزوں ترقی پر ہے، بہت جلد وہ دن بھی آنے والا ہے جب اشرفیہ، علیمیہ اور امجدیہ وغیرہ کی طرح یہاں بھی طلبہ کی بھیڑ لگے گی، احسن البرکات بھی ایک برانڈ بنے گا، یہ سب حضور رفیق ملت اور اساتذہ ادارہ کے باہمی تعاون اور مخلصانہ جد و جہد کا نتیجہ ہے۔

مجھے دو بار اس ادارے کے طلبہ کا امتحان لینے کا شرف حاصل ہوا، طلبہ نے جس طرح کے تعلیمی معیار کا مظاہرہ کیا اسے دیکھ کر یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ یہاں کے اساتذہ حد درجہ مخلص اور محنتی ہیں، نصاب تعلیم اور نظام تربیت نہایت عمدہ ہے۔

سب سے اہم چیز جو ہر کسی کو متاثر کرتی ہے وہ ہے یہاں کے طلبہ کی اخلاقی و روحانی تربیت، جامعہ کے طلبہ کے اندر جو ادب و احترام اور صوم و صلوۃ کا التزام ہے وہ قابل دید بھی ہے اور لائق تقلید بھی، یہ سب حضور رفیق ملت کی خصوصی تربیت، اساتذہ کرام کی خاص نگاہ عنایت اور خود طلبہ کی فطری سعادت کا صدقہ ہے۔ ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء۔

یہ مبالغہ نہیں سچائی ہے کہ یہاں ہر جماعت کے اکثر طلبہ بہتر ہوتے ہیں، کسی بھی ادارے کی سب سے بڑی کامیابی یہی ہے کہ اس میں پڑھنے والوں کی شرح زیادہ اور نہ پڑھنے والوں کی تعداد اتنی کم ہو کہ وہ بھی انہیں محنتی طلبہ میں گنے جائیں، یہ چیز ہندوستان کے چند ہی مدارس میں دیکھنے کو ملتی ہے، الحمد للہ میں پورے یقین کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ یہاں پڑھنے والے اکثریت میں ہیں، نہ پڑھنے والے اقلیت میں ہیں، جو ہر ادارے میں رہتے ہیں۔

سالوں پہلے جب پہلی بار امتحان لینے کے لیے حضور رفیق ملت کے حکم پر حاضری ہوئی تھی اس وقت جماعت اولی کے طلبہ نے مجھ سے عربی زبان میں امتحان لینے کی گزارش کی، مجھے حیرت ہوئی کہ جس جماعت میں طلبہ کی مادری زبان تک درست نہیں ہوتی اس جماعت کے طلبہ اتنی ہمت کا مظاہرہ کر رہے ہیں،

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر

مفتی ازہار احمد ازہری کی تعریب و تحقیق کردہ کتاب "راد المہند علی المفند" والتحقیقات قاہرہ، مصر سے چھپ کر منظر عام پر

علماء و دانشوران نے صاحب تعریب و تحقیق کو مبارکباد پیش کیا

جس طرح ملکی سطح پر اردو زبان میں اہل سنت و جماعت کا دفاع کرنا ضروری ہے اسی طرح عربی و دیگر زبانوں میں بھی عالمی سطح پر اہل سنت و جماعت کا دفاع بہت ضروری ہے

ابھی تک یہ کتاب اہل سنت و جماعت کی طرف سے فتنۂ وہابیت و دیوبندیت کے سرکوبی کے لئے اردو میں تھی تو عرب ممالک میں سمجھنے و سمجھانے کے لئے دشواری ہو رہی تھی، اس دشواری کو ختم کرنے کے لئے استاذ محترم شہزادۂ فقیہ ملت حضرت مفتی ازہار احمد امجدی مصباحی ازہری دام ظلہ کی کئی سالوں سے کوشش رہی تھی کہ اس کتاب کی تعریب و تحقیق کر کے عربی زبان میں چھپوایا جائے بحمد اللہ حضرت کی کوششیں رنگ لائیں اور آج عربی زبان میں قاہرہ، مصر سے چھپ کر منظر عام پر آ چکی ہے جس کی مختصر تفصیل درج ذیل ہے

(۱) حضور اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ نے حسام الحرمین کتاب لکھی، تو اس کے رد میں خلیل احمد امبیٹھوی نے المہند لکھی پھر اس کے رد میں شیر بیشۂ اہل سنت حضرت علامہ حشمت علی خان علیہ الرحمہ نے راد المہند علی المفند اور صدر الافاضل حضرت علامہ سید نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ نے التحقیقات لدفع التلبیسات لکھی، مگر یہ کتابیں اردو میں تھیں اور المہند عربی میں جس کی وجہ سے عرب دنیا میں مشکل پیش آ رہی تھی، اسی ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے ان دونوں کتابوں کی تعریب اور راد المہند کی تحقیق شہزادۂ فقیہ ملت مفتی ازہار احمد ازہری دام ظلہ نے کی تاکہ اہل سنت جماعت کا کما حقہ دفاع ہو سکے۔

(۲) چنانچہ جب مفتی ازہار احمد امجدی ازہری صاحب دام بالفضل دو ہزار چودہ (۲۰۱۴) کے اواخر میں جامعۃ الازہر مصر سے بھارت آئے تو اس سے پہلے راد المہند کی تقریبا تعریب کر چکے تھے، پھر بھارت میں تقریبا ایک سال کے اندر ہی اس کی تعریب و تحقیق مکمل کر دئے۔

(۳) حضرت مفتی صاحب فرماتے ہیں کہ ابھی تقریظ وغیرہ لینے کی کوشش جاری تھی کہ اسی درمیان عالی جناب میثم عباس قادری، پاکستان سے گفت و شنید ہوئی تو انہوں نے التحقیقات عربی مترجم کی تصحیح کے لیے کہا تو میں نے کہا تصحیح میں بہت وقت لگے گا، اس لیے میں اس کی از سر نو تعریب کر دیتا ہوں، لہذا عالی جناب میثم عباس صاحب نے التحقیقات کی تحقیق کی تھی، اسی پر اعتماد کر کے جلد ہی اس کی تعریب کر دیا۔

(٤) جس میں تقریظ جلیل حضرت علامہ مفتی قاسم صالح محمد کریم الیمنی صاحب قبلہ نے تحریر فرمایا۔ اور تقریظ جمیل حضرت علامہ مفتی فیضان المصطفی صاحب قبلہ نے رقم فرمایا۔ اور مقدمہ صاحب تعریب و تحقیق شہزادۂ فقیہ ملت مفتی ازہار احمد امجدی صاحب قبلہ نے زیب قرطاس فرمایا۔

(۵) اس کے بعد مکتبہ کے انتخاب، عرب و ہند کے علما سے تقاریظ حاصل کرنے میں تقریبا چھ سال گزر گیے، بہر حال انتھک کوششیں رنگ لائیں اور عربی و بھارتی علما کی تقاریظ کے ساتھ قاہرہ مصر کے مکتبہ دار الصالح سے کتاب ماہ شوال کے آخر میں چھپ کر منظر عام پر آ گئی۔

کتاب منظر عام پر آتے ہی متعدد علماء کرام نے صاحب تعریب و تحقیق مفتی ازہار احمد امجدی ازہری کو دعاؤں اور حوصلہ افزا کلمات سے نوازنے کے ساتھ مبارکباد پیش کیا، خاص طور سے حضرت مولانا ابرار شافی یمنی، یو کے سے، مولانا محمد کلیم، حضرت علامہ مولانا حق النبی سکندری ازہری پاکستان، مولانا عمران احمد ازہری، مولانا شاہد رضا نوری، اور مولانا مدثر حسین صاحب کے علاوہ متعدد علماء کرام نے مبارکباد پیش کیا

(٦) عالی جناب میثم عباس صاحب، مولانا سید محمد زرقانی ازہری صاحب یو کے جنھوں نے کتاب کی طباعت کا بار اٹھایا، اور مولانا شیراز ازہری صاحب

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر

علماء بریلی فلم میں درگاہ غریب نواز اور سلسلہ چشتیہ کو بدنام کرنے پر سخت برہم الحاج محمد سعید نوری

الحاج محمد سعید نوری اجمیر شریف میں متنازعہ فلم "اجمیر ۹۲" کے خلاف کامیاب تحریک چلانے کے بعد پہونچے بریلی شریف

بریلی شریف: ۱۰/ جون ۲۰۲۳ء رضا اکیڈمی کی جنرل سکریٹری الحاج محمد سعید نوری صاحب متنازعہ فلم "اجمیر ۹۲" کے خلاف گزشتہ ہفتہ ممبئی میں علمائے کرام کی رضا اکیڈمی کے دفتر میں ایک ہنگامی اجلاس بلا کر فلم میں غریب نواز کا استانہ اور چشتی سلسلے کو بدنام کرنے کی سخت لفظوں میں ناراضگی کا اظہار کیا تھا اور کھلے لفظوں میں اس دل آزاری پر حکومت سے مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اس فلم سے استانہ اجمیر شریف اور سلسلے چشتیہ کو نہ جوڑا جائے اسے فوراً حذف کیا جائے سانحہ ۹۲/ کے جو مجرم ہیں ان کے خلاف جو بھی کاروائی ہو وہ کی جائے اور سخت ترین سزا دی جائے مگر ہندوستان ہی نہیں بلکہ برصغیر کی عظیم درگاہ حضرت خواجہ غریب نواز چشتی اجمیری کو اس گھناؤنے فلم میں نہ دکھایا جائے درگاہ اجمیر شریف سے بھارت کے کروڑوں ہندو، مسلمانوں کی عقیدت و محبت جڑی ہوئی ہے زائرین غریب نواز اس بے حرمتی کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے اس فلم کے ذریعہ دو فرقوں کے درمیان نفرت پھیلانے کی ناپاک سازش کی جا رہی ہے جس سے ملک میں محبت کے بجائے نفرت بڑھے گی الحاج محمد سعید نوری صاحب ملک میں بڑھتے نفرت اور متنازع فلم کے خلاف کے اجمیر شریف جا کر وہاں کے ایس پی چونا رام اور ضلع کی کمشنر جناب ایس آر مینا کو میمورنڈم دیا کہ اس فلم کے ذیعہ ہندوستان کے امن و شانتی کو بگاڑا جا رہا ہے سلطان الہند حضرت خواجہ غریب نواز کے چاہنے والے دونوں فرقے کے کروڑوں لوگ ہیں غریب نواز کا استانہ اور سلسلہ چشتیہ کو نشانہ بنا کر سخت دل آزاری کی جا رہی ہے اس پر فوراً روک لگنا چاہئے متلعقہ اعلیٰ افسران نے یقین دہانی کرائی کہ امن و شانتی بگاڑنے والوں کے خلاف کارروائی ہوگی غریب نواز کا آستانہ بھارت میں قومی یکجہتی کا کیندر ہے یہاں ہر دھرم کے لوگ حاضری دیتے ہیں اور دیتے رہیں گے قانون کو ہاتھ میں لینے والوں کو بخشا نہیں جائے گا نوری صاحب آپ اطمینان رکھیں۔ رضا کیڈمی کے سربراہ الحاج محمد سعید نوری صاحب اس متنازعہ فلم کے خلاف کامیاب کاروائی کے بعد اجمیر شریف سے بریلی شریف پہونچے بریلی کے علمائے کرام کی ملک میں بڑھتی نفرت غریب نواز اور چشتی سلسلے کو نشانہ بنانے پر ایک بیٹھک ہوئی جس میں علمائے بریلی نے سخت ناراضگی کا اظہار کیا علمائے کرام نے ایک زبان ہو کر کہا کہ شان غریب نواز اور سلسلہ چشتیہ کے خلاف ایک لفظ بھی گوارہ نہیں فوری طور پر حکومت اس طرف توجہ کرے غریب نواز کا آستانہ سلسلہ چشتیہ کو اس سے خارج کرے ورنہ بریلی سے اس ناپاک سازش کے خلاف زبردست تحریک چلائی جائے گی دونوں فرقے کے امن پسند زائرین کو لیکر ایک زبردست مورچہ کھول دیا جائے گا اس پر الحاج محمد سعید نوری صاحب نے علمائے کرام کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اجمیر انتظامیہ کو صرف آپ نہیں پورے بھارت کے زائرین کے جذبات سے آگاہ کرا دیا گیا ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے اسے سلجھانے کی کوشش کریں ورنہ ابھی رضا اکیڈمی آپ کے پاس میمورنڈم لے کر آئی ہے وقت آنے پر بھارت کے لاکھوں افراد آپ کے پاس اس متنازعہ فلم کے خلاف آئیں گے درگاہ اعلیٰ حضرت بریلی شریف کے علمائے کرام نے نوری صاحب کو یقین دلایا کہ آپ اس کے لیے جب آواز دیں گے ہم آپ کے ساتھ کھڑے ہیں اس بیٹھک میں درگاہ اعلیٰ حضرت کے مشہور اسلامی اسکالر مولانا شہاب الدین رضوی صاحب قومی صدر آل انڈیا مسلم جماعت نے خصوصی شرکت فرمائی مولانا امام الدین حشمتی، مولانا محمد شمیم نوری، مولانا عباس رضوی، جناب گوہر خان رضوی، جناب زاہد خان رضوی، جناب انس خان رضوی کے علاوہ دیگر حضرات بیٹھک میں شامل تھے۔

☆☆☆☆☆

فتنۂ ارتداد... حقیقت یا فسانہ

از: غلام مصطفیٰ رضوی

حوصلوں کا مَر جانا موت سے سخت ہے۔ آج مسلم بچیوں کے ارتداد کا خوب ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے۔ نفسیاتی طور پر پوری قوم اِس منجدھار میں ہے کہ مسلم بچیاں ارتداد کے دَلدَل میں دَھنستی جا رہی ہیں۔ یہی پروپیگنڈہ مہم بچیوں میں بے یقینی، سرپرستوں میں بے چینی اور معاشرے میں نامُرادی و شکست خوردہ فضا ہموار کرنے کا سبب بن رہی ہے۔ قوم خود کو نیم جاں محسوس کر رہی ہے۔ پروپیگنڈہ میں ہم/ سوشل میڈیا/ سبھی شامل ہیں۔ گویا اس طرح کا ماحول بچیوں کے لیے بھی مشرکین کی سمت ترغیب کا سبب بن رہا ہے۔

فتنۂ ارتداد کسی قدر ہوّا ہے۔ گرچہ یہ حقیقت ہے کہ مشرکین کی دہشت گرد وِنگ نے مسلمانوں کے خلاف سخت سازشیں رچی ہیں۔ سیم وزر کے ذریعے مسلم بچیوں کو ورغلانے سے لے کر محبت کا جال بُننے والے غنڈوں کی مالی و قانونی مدد تک کے معاملات منظم سازش کا پتا دیتے ہیں۔ جس کا زیادہ تر دائرہ کالجز، ہاسٹل، یونیورسٹیوں تک کشادہ ہے۔ آزاد خیال، ماڈریٹ اور فیشن ایبل گھرانوں کی بعض لڑکیاں اس کی لپیٹ میں آ رہی ہیں۔ لیکن یہ بھی کم قیامت نہیں کہ ہمارے معاشرے کی ایک لڑکی غیر مسلم یعنی مشرک سے شادی کرے!! ایسا ایک دو واقعہ ہی ہم مسلمانوں کے لیے کسی چیلنج سے کم نہیں!!

نقصانات: پھر دہشت گرد تنظیموں کے سازشی پیار/ محبت/ عشق کے جھانسے میں آ کر اِن نقصانات سے گزرنا پڑے، یہ بھی سوچنے اور غور کرنے کا مقام ہے:

(۱)۔ ایمان گنوا بیٹھنا۔ (۲)۔ مشرک سماج میں چار دن کے پیار کے بعد ذلت و رسوائی کی زندگی گزارنا۔ ہر ہر لمحہ گھٹ گھٹ کر جینا۔ (۳)۔ نسب/ خاندان کی پاکیزگی سے محروم ہو جانا۔ (۴) مشرکین کے یہاں چھوت/ کمتر/ نجس/ ذلیل سلوک سے دوچار ہونا۔ (۵) ہوَس پوری ہونے کے بعد بے گھر کر دیا جانا۔ یا پھر طرح طرح کے ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جانا۔ (٦)۔ خودکشی پر مجبور کر دیا جانا، نہیں تو قتل کا اندیشہ لاحق ہونا۔ (۷)۔ مرتد ہونے تک خوب میٹھے خواب میں مَست ہونا۔ مرتد ہونے کے بعد نچلے درجے کی ذلت کا شکار ہو جانا۔ (۸)۔ ہر لمحہ دُکھ دَرد تکلیف میں گزرنا۔ نہ سکون نہ چین۔ نہ آبرو کی حفاظت نہ تقدسِ نسواں۔ (۹)۔ اذیت ناک زندگی جس کے تصور سے ہی انسانیت لرز اُٹھے۔ یہ سب مشرکین کے گندے معاشرے کا تعفن ہے۔ (۱۰)۔ جب عزت گنوا کر والدین کے یہاں آنا چاہیں تو والدین کا رویہ بھی منفی ہونا فطری ہے، ایسے میں معاشرے کا اپنانا مشکل ہوتا ہے۔ گرچہ ایسے ماحول سے لوٹنے والی بچیوں کو اپنانا اور ان کی اصلاح کی کوشش کرنا ہمارے معاشرے کی ذمہ داری ہے۔

لمحۂ فکریہ: (۱)۔ جو غنڈے مسلم بچیوں کے چہرے سے نقاب نوچنے کی کوشش کریں وہ بچیوں کے ہمدرد کیسے ہو سکتے ہیں؟ (۲)۔ شرابی ظالم ہوتا ہے، جن کے یہاں شراب عام ہوں، وہ بچیوں پر کس قدر ظلم کرتے ہوں گے! (۳)۔ جن کا معاشرہ ان کی عورتوں کے لیے وبالِ جان ہو وہ کیوں کر مسلم بچیوں کی تکریم کریں گے؟ (۴)۔ جہاں خاندانی نظام تباہ ہو اور درندگی کی حد تک بچیوں کا استحصال ہو وہاں مسلم بچی کیوں کر امن سے رہ سکے گی؟ (۵)۔ جہاں عورتیں رسوائی و ظلم کی چکی میں پس رہی ہوں وہاں مہذب سماج کی خاتون کس طرح محفوظ رہے گی!

تدارک کی صورتیں: فتنۂ ارتداد کی دَستک آج کی نہیں۔ اسلام کے بڑھتے ہوئے سیلِ رواں نے تمام باطل نظریات کو لرزہ براندام کر دیا ہے۔ وہ مقابلے کی قوت نہیں پاتے اس لیے سازشوں کا سہارا لیتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۳ ☜ پر